متفرقات:

- نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام خط ویزہ کے حصول کے لے ارسال کیا۔
- مولانا سید اسعد مدنی کے نام خط بسلسلہ اجراء نیا رسالہ جو حضرت مدنیؒ کے انتساب سے شائع ہوگا' لکھا۔
- الجمعیۃ ۔ منہاج اور ترجمان اسلام کو حضرت مولانا عبدالغفور عباسی کی دارالعلوم تشریف آوری کے سلسلے میں مضمون ارسال کیا۔

۲۰/مارچ: والدہ ماجدہ کو بغرض علاج حکیم صاحب گنڈھیری مردان لے گیا۔ رات کو واپسی ہوئی۔

۲۱/مارچ: برادرم عزیز الرحمٰن حیدری کو لاہور اور برادرم مولانا خیر الامان کو سوات خطوط بھیجے۔

جمعہ ۲۱/مارچ: آج ۲ بجے شب کو رویت ہلال کی شہادت موصول ہونے پر جمعہ کے دن رمضان کے آغاز کا اعلان کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت مہینے سے مستفید ہونے کی توفیق دا۔

۲۲/مارچ: برادرم شیر علی شاہ کو پشاور خط بھیجا۔

- مسجد قدیم میں تراویح میں ختم قرآن پاک حافظ سید نور بادشاہ نے شروع کیا۔

۲۵/مارچ: والد صاحب تقریب ختم کلام پاک میں شرکت اور خطاب کے لئے مردان تشریف لے گئے۔

۳۰/مارچ: والد صاحب عبدالخالق خلیق صاحب کے بھائی کے جنازہ میں شرکت کے لئے پشاور گئے۔

پاسپورٹ کا حصول:

یکم و ۲ اپریل: پشاور گیا' جہاں مولانا شیر علی شاہ کے ہمراہ اسلامیہ کالج برادرم محمود الحق وعبیدالرحمٰن سے ملاقات کے لئے جانا ہوا۔ افطاری وہاں کی۔ رات کو حاجی کرم الٰہی صاحب کے ہاں ٹھہرا۔ پاسپورٹ بھی وصول کیا' جس کا نمبر 539887 تاریخ اجراء۔ ۱۹/مارچ ۱۹۵۸ء ہے۔ ۳/اپریل کو واپسی ہوئی۔

۴/اپریل: مکتوبات شیخ جلد۲ کا مطالعہ جاری ہے۔ تقریباً ختم ہونے کے قریب ہے۔ والحمدللہ

۹/اپریل: ناظم مولانا سلطان محمود صاحب کی معیت میں عمرزئی جانا ہوا۔ قاضی فضل دیان کے ہاں ٹھہرے' شام کو ترناب گئے واپسی جمعرات کے دن ہوئی۔

۱۱/اپریل: تنگی حکیم صاحب کے ہاں گئے۔ وہاں رات قیام کیا اگلے دن واپسی ہوئی۔

۱۲/اپریل: اجمل خٹک کی والدہ رحلت کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۵/اپریل: والد صاحب شاہ منصور (صوابی) جلسہ میں شرکت کے لئے گئے۔

❁ ❁ ❁ ❁

اولیاء اللہ کے اوصاف

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (سورۃ یونس ۶۳۔۶۲)

’’خوب سن لو قیامت کے دن (جب تمام لوگوں کو اللہ کے عذاب اور مصیبت میں مبتلا ہونے کا خوف ہوگا۔ اللہ کے دوستوں کو (عذاب) کا کوئی فکر واندیشہ نہ ہوگا اور نہ وہ (اپنی کسی امید کی ناکامی کے) غم میں مبتلا ہوں گے یعنی ان کی ہر آرزو پوری کی جائیگی۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ:

وعن انسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یقول رُبَّ اشعث اغبر ذی طمرین مصفحٍ عن ابواب الناس لواقسم علی اللہ لابرّہٗ (رواہ الطبرانی)

’’حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ کی روایت نقل کررہے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بہت سے پراگندہ بال‘ گردآلود‘ پرانی چادروں‘ لوگوں کے دروازوں سے ہٹائے جانے والے کہ اللہ کے (اعتماد) پر قسم کھالیں اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کے کسی بندے کو ظاہری میلا کچیلا‘ پراگندہ حال وبال دیکھ کر اسے اپنے سے کمترمت سمجھو۔ تمہیں کیا معلوم اگر یہ اللہ کا محبوب اور ولی ہو اور اکثر ایسے حال میں رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے ولی اور خاص بندوں میں سے ہوتے ہیں‘ جنہیں بظاہر تو حقیر سمجھ کر ان سے اپنے آپ کو شریف اور عزت دار سمجھنے والے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے مگر مالک الملک کے ہاں ان کی وہ قدروعظمت ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی بات پر قسم اٹھائیں کہ ایسا ہوگا یا نہ ہوگا تو اللہ ان کی لاج رکھنے کے لئے فوراً ان کی قسم کو پورا فرمادیتے ہیں۔

ولی کون؟

برادران عزیز! آیت کریمہ میں اولیاء کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے ولی کی۔ طلباء علماء کو معلوم ہے کہ ولی کا اطلاق کتنے

معانی پر ہوتا ہے۔اتنا جانئے کہ ولی کا مادہ ولایت سے ہے اورولایت کے معنی دوستی رکھنا ہے‘ ولی کے معنی دوست کے ہیں۔ مجھے اس تلاوت کردہ آیت میں دو امور کی وضاحت کرنی ہے۔ایک یہ کہ ولی کون ہوتا ہے جس کی جمع آیت طیبہ میں اولیاء آئی ہے۔ میں نے پہلے اشارہ کردیا کہ دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا آپس میں اتصال اور تعلق‘ مجازی طور پر اس سے قرب بھی لیا جاتا ہے۔خواہ یہ قرب مکان‘ زمان کی ہو‘ یا اپنی اعتقادی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ قرب دوستی اور مدد کے لحاظ سے ہو‘ یوں تو ہر چیز کا تعلق اور قرب اللہ تعالیٰ سے ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: نحن اقرب الیه من حبل الورید یعنی رگ جاں سے بھی ہم زیادہ بندے کے قریب ہیں۔ اگرچہ اس کی حقیقی کیفیت کا جاننا انسان کے بس میں نہیں لیکن ایک قرب جو بے کیف ہے اللہ کے خاص بندوں کو اس کا ادارک حاصل ہے‘ جسے قرب قلب کہتے ہیں جس کے کئی درجات ہیں۔

نوافل‘ قرب الٰہی کا ذریعہ:

ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے:

> **عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ عن ربه تبارك وتعالیٰ قال لاتزال یتقرب إلیّ عبدی بالنوافل حتیٰ اُحِبه فکنت سمعه الذی یسمع به وبصرہ الذی یبصرہ ویدہ التی یبطش بھا ورجله الذی یمشی بھا ولئن سالنی لاعطیته ولئن استعاذنی لاعیذنّه**
>
> (رواہ البخاری)
>
> ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔یہاں تک کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں‘ جن سے وہ سنتا ہے اوراس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اوراس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ چھوتا ہے اوراس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور دیتا ہوں اوراگر وہ میری پناہ مانگے تو اسے پناہ دیتا ہوں۔‘‘

اس قرب ومحبت کا ابتدائی درجہ ایمان سے حاصل ہوسکتا ہے اسلئے فرمان الٰہی ہے:’’اللّٰہ ولی الذین امنوا‘‘ یعنی رب العالمین ایمان والوں کا دوست اورکارساز ہے اوراسکا آخری درجہ ولایت انبیاء کرام ہے جن کے سردار سرکار دو عالم امام الانبیا ﷺ ہیں۔آپ کے مراتب اور درجات ترقی پذیر ہیں جن کی کوئی انتہاء نہیں۔

ولی کی صفات:

محترم حاضرین! صوفیائے کرام کی اصطلاح میں جس شخص پر ولی کا اطلاق ہوتا ہے وہ شخص ہے جس کا دل اللہ کی

یاد میں ہمہ وقت مصروف ہو‘ اپنے پسند و ناپسند سے بچتا رہے۔ رب کائنات نے ان کے لئے جو کچھ پسند فرمالیا‘ اس پر نہ صرف دل و جان سے راضی ہو بلکہ عامل بھی ہو۔ فخر ومباھات اور ریا نام کی کوئی چیز اس میں نہ ہو‘ ایسے اولیاء کرام کا اوڑھنا بچھونا سچ بولنا‘ باتوں اور افعال و اعمال میں تقویٰ کا لحاظ‘ تکبر اور ریا کاری سے اپنے کو بچانا‘ شریعت کے جو اعمال و آداب اس کے علم میں ہوں ان پر سختی سے عمل پیرا ہونا ہوتا ہے دل اس کا اللہ کی محبت سے معمور و منور ہوتا ہے‘ اگر کسی سے دوستی ہو وہ بھی اللہ کے واسطے‘ نفرت‘ دشمنی ہو تب بھی اپنے مولیٰ جل جلالہ کی خوشنودی مطلوب ہو۔ اگر کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے‘ مالک الملک کی خوشنودی مطلوب ہوتی ہے‘ اس کا کسی سے احسان نہ کرنا بھی اللہ کے رضا کی خاطر ہوتا ہے۔ انہی بزرگوں اور خوش بخت افراد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فنا کا مرتبہ حاصل کرلیا ہے۔

ولی کا ظاہر و باطن تقوی سے آراستہ ہوتا ہے جو اعمال و اخلاق مالک الملک کے غیر پسندیدہ ہوتے ہیں ان سے احتراز کرتا ہے غرور‘ حسد‘ بغض کینہ‘ حرص اور دینوی ہوس سے اسکا ظاہر و باطن منزہ ہوتا ہے عنداللہ مقبول خوبیوں اور اخلاق حسنہ کا مجسمہ ہوتا ہے۔ اس مرتبہ کو فناء النفس کہا جاتا ہے۔ اس مرتبہ اور عالی مقام پر پہونچ کر آدمی کے سامنے شیطان سرنڈر ہوکر اپنے ناپاک ہتھیار پھینک دیتا ہے۔

اولیاء اللہ کی عظمت و شان:

سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

عن عمر بن الخطابؓ قال سمعت رسول الله ﷺ ان من عبادالله عبادا ماهم بأنبياء ولا شهداء تغبطهم الانبياء والشهداء يوم القيامة لمكانهم من الله قيل يارسول الله ﷺ خبرّنا من هم وما اعمالهم فلعلنا نحبهم۔قال هم قوم تحابوا في الله على غير ارحام بينهم ولااموال يتعاطون بها فوالله ان وجوههم لنور وانهم على منابرمن نور لايخافون اذا خاف الناس ولايحزنون اذا حزن الناس ثم قرأ الا ان اولياء الله لاخوف عليهم ولاهم يحزنون۔ (رواہ الترمذی)

”حضرت عمر بن خطابؓ روایت کررہے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے میں نے سنا اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن قیامت کے دن ان کے مرتبہ قرب کو دیکھ کر انبیاء کرام اور شہداء رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے اور ان کے اعمال کیا تھے شاید ہم بھی ان کو پسند کریں۔ فرمایا جو بندگان خدا سے محض اللہ کی رضا کیلئے محبت رکھتے ہیں۔ اس (محبت میں) نہ انکی باہم رشتہ داریاں ہیں نہ مالی لین دین (کہ ان وجوہات کی وجہ سے محبت ہو) خدا کی قسم ان

کے چہرے (جسم) اعلیٰ ترین نور سے منور ہوں گے یہ لوگ نور سے مرصع کرسیوں پر تشریف فرما ہوں گے۔ جب اور لوگوں کو عذاب کا خوف ہوگا ان کو بالکل خوف نہ ہوگا جب اور لوگ غم میں مبتلا ہوں گے وہ غمگین نہ ہونگے۔“

پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

اتباعِ سنت، حصولِ ولایت:

محترم حاضرین! اب یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ حصول ولایت کا سب سے افضل ترین اور آسان طریقہ اتباع سنت اور آپ کی مکمل پیروی ہے۔ اس سے ہٹ کر ولایت کا حصول ناممکن ہے۔

جاہل پیروں کا انجام: آج کل کے شعبدہ بازوں، مکاروں کو دین سے نابلد عوام اولیاء اللہ تصور کر کے (نعوذ باللہ) ان کی پوجا تک شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہی یہ کہ بعض لوگوں کو ولی سمجھ کر ان کا ہر قول قبول کرنے کے لائق اور انکے ہر عمل کو قابل تقلید سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خواہ وہ قرآن و سنت کے مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ یہ لوگ اگرچہ اس فرد کی فرمانبرداری تو ضرور کرتے ہیں مگر ایسے امور جن کو اللہ نے اس کے محبوب ﷺ کے ذریعہ بھیجا اور ان کی طرف سے بھیجی گئی خبروں کو سچ جاننے اور انکے ارشادات کی تعمیل کرنے کو تمام عالم پر فرض کیا ہے، مخالفت کرتے ہیں نتیجہ پھر یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت پہلے تو اس گمراہ فرد کی اطاعت پھر بدعت اور نافرمانی اور آخر کار کفر اور ضلال پر منتج ہوجاتی ہے ان لوگوں کی فہرست میں یہ لوگ بھی شامل ہوجاتے ہیں، جن کے بارے میں رب العزت جل جلالہ کا ارشاد ہے اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور (چلا کر) کہے گا کاش میں نے رسول ﷺ کا طریقہ اختیار کیا ہوتا افسوس صد افسوس کاش میں فلاں کو اپنا (ولی) دوست نہ بناتا جس نے مجھے بھٹکا کر ذکر خدا سے بھٹکایا جبکہ مجھے اس کی خبر بھی پہونچ چکی تھی اور (یقیناً) شیطان آدمی کو بڑا دھوکہ دینے والا ہے“ بلکہ وہ لوگ ان نصاریٰ کی طرح ہیں جنکے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بجائے اللہ کے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا۔“ اس آیت کے بارے میں جناب عدی بن حاتمؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ نصاریٰ نے تو انکی پرستش نہیں کی پھر اس فرمان الٰہی کا کیا مطلب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کی تابعداری تو کی اور خدا کے علاوہ اور کسی کی تابعداری کرنا گویا پرستش ہے اور اس کو اپنا معبود ٹھہرانا ہے۔

مخالف سنت، ولی اللہ نہیں: اس آیت کی روشنی میں اب آپ حضرات کو سمجھ لینا چاہیے کہ جو پیغمبر علیہ السلام کے ارشاد کے ذرہ برابر بھی خلاف کر رہا ہے اور کسی دوسرے کو ولی سمجھے اور عقیدہ یہ بھی ہو کہ جس کا متبع ہے و ہ ہے۔ اور یہ سمجھے کہ ولی کا قول و فعل اللہ اور رسول کے احکامات کے خلاف نہیں ہوتے اور اس کی پیروی کرے تو ایسا

مولانا رشید احمد حقانی

حضرت مولانا نور محمدؒ...... خلوص و وفا کا پیکر

بلوچستان کے معروف عالم دین شیخ الحدیث مولانا نور محمد صاحب گزشتہ عرصے انتقال کر گئے۔ آپ ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے' آپ کے والد کا نام لعل محمد تھا۔ آپ کا تعلق خواجہ زئی قوم سے تھا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ سات سال کی عمر میں اپنے ماموں مولوی جمال الدین مرحوم کے ہمراہ بدوان چلے گئے' وہاں کی مسجد میں تعلیم حاصل کی' بعدازاں انمبرگ' نوحصار' قلعہ کانسی کی مسجدوں سے بھی تعلیم حاصل کی' پھر مولانا عبدالغفور کے مدرسے عربیہ مظہر العلوم شالدرہ میں ان کے شاگرد رہے۔ تکمیلی کتابیں' خیالی' قاضی حمداللہ' صدراء ملا عبدالغفور وغیرہ حضرت مولانا عبداللہ جان نمر شینان پشین والے کے ساتھ پڑھیں۔

بعد میں عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک چلے گئے' وہاں پر موقوف علیہ اور دورہ حدیث کی تعلیم حضرت مولانا عبدالحق ؒ' مولانا عبدالحلیم زر بویؒ' مولانا محمد علیؒ اور مفتی محمد فریدؒ سے حاصل کی۔ ۱۹۶۸ء (۱۳۸۹ھ) میں وفاق المدارس العربیہ کے امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔

اجازت حدیث:

اجازت حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ' حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ سے ملی۔

قرأت وتجوید کی تعلیم ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۳۸۶ھ میں جامع مسجد عیدگاہ توغی روڈ میں حضرت مولانا قاری غلام نبیؒ سے حاصل کی۔ ۱۹۶۸ء میں جامعہ مخزن العلوم خانپور میں ترجمہ قرآن حافظ الحدیث ومفسر القرآن حضرت مولانا عبداللہ درخواستی سے پڑھا۔ ۱۹۶۹ء بمطابق ۱۳۹۰ھ میں مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ میں سلم العلوم' کافیہ' میبذی وغیرہ کتابوں کی تدریس شروع کی۔ یہاں تین سال متواتر تعلیم دیتے رہے۔ بعدازاں دو سال جامعہ تجوید القرآن میں جلالین شریف' مشکوٰۃ شریف' وغیرہ کا درس دیا۔ اسی طرح ''کلی کواس'' ٹھنڈا زیارت میں مولانا نیاز محمد کے مدرسے کے بعد کلی شابو کے جامع مسجد عیدگاہ میں درس دیتے رہے۔ حضرت مولانا نور محمدؒ کے شاگرد پاکستان کے علاوہ افغانستان میں بھی موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے مدرسے میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آپ نے تدریسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ چند تحقیقی کتابیں بھی تالیف فرمائیں۔ ۱: مقدمۃ الحدیث۔ ۲: انوار ایمان فی ظلمات الدوھام۔ ۳: نورالسیاستہ الشرعیہ۔ ۴۔مقدمۃ القرآن۔

تبلیغ دین اسلام:

دینی تعلیم کو عام کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنے گاؤں میں ایک مدرسہ قائم کیا۔اس کے بعد ۱۹۷۷ء ۱۳۹۸ھ میں پشتون آباد پر ایک مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کا قیام عمل میں لایا' جس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا نور محمدؒ کے استاد حضرت مولانا عبدالحلیم زروبویؒ سے رکھوایا۔

درس وتدریس کے ساتھ ساتھ سیاست سے بھی وابستگی تھی اور شروع ہی سے جمعیت علمائے اسلام سے منسلک تھے ۔۱۹۸۸ء میں جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر پی بی (ون) سے صوبائی اسمبلی بلوچستان کے ممبر منتخب ہوئے۔اوروزیر بلدیات کا قلمدان سنبھالا اور ساتھ ہی جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر رہے۔

دوسری مرتبہ جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر ۲۰۰۲ء میں قومی اسمبلی این اے ۲۵۹ پر کوئٹہ سٹی کی سیٹ پر پشتون خواہ کے سربراہ محمود خان اچکزئی کو بھاری اکثریت سے شکست دے کر کامیاب ہوئے۔

وزارت اور ممبر قومی اسمبلی بننے سے پیشتر کئی مرتبہ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں اور دوران وزارت بھی حضرت مولانا نور محمدؒ نے بادشاہی میں فقیری کے ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ دور اقتدار میں نہ جائیداد بنائی اور نہ اقرباء کو ملازمت پر رکھا۔گاڑی تو دور سائیکل تک نہ خریدی اورزندگی کے آخری لمحوں تک نہ سیاست چھوڑی اورنہ ہی درس وتدریس کا سلسلہ منقطع کیا۔

حضرت مولانا نور محمد مرحوم شیخ جمعیت علماء اسلام' عالم باعمل مجاہد کبیر اور کوئٹہ کے اسامہ کے القاب سے مشہور تھے۔یہی وجہ تھی کہ باطل پرست بھی آنجناب کوعزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

رحلت: بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر ۵ اکتوبر ۲۱۰۲ء بمطابق ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ کو دین اسلام کی یہ روشن شمع ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

اب قارئین ماہنامہ "الحق" فیس بک پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں

facebook\Alhaq Akora Khattak